شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

انفاس العارفین

نوری بک ڈپو لاہور

انفاس العارفین

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

تقدیم

راجہ رشید محمود ایم اے ماہر مضمون اردو
پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ

ترتیب و ترجمہ

حضرت علامہ حکیم محمد اصغر اطہر فاروقی مدظلہ العالی

نوری بک ڈپو ۔ لاہور

ناشر و تاجر
نوری بک ڈپو لاہور
آر۔آر پرنٹرز لاہور

مرکزی دفتر: معصوم منزل ۔ اسلام گنج ۔ لاہور
مرکز فروخت: بازار داتا صاحب ۔ لاہور

کرامات حدو شمار سے باہر ہیں۔ مشتے نمونہ از خروارے کے طور پر یہ چند ذکر کی گئیں۔
حضرت شیخ محمد ۰ جمادی الاول ۱۲۲۵ھ ہجری میں فوت ہوئے۔ رضی اللہ عنہ وارضاہ والحقنا بہ۔

حرمین شریفین کے متاخرین مشائخ کے مختصر حالات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ الذی جعل الحرمین خیر بلادہ واسکن فیہما فی کل قرن صفوۃ عبادہ وصلی اللہ علی سیدنا محمد والہ وصحبہ اجمعین۔ حمد وصلوٰۃ کے بعد فقیر ولی اللہ عفی عنہ کہتا ہے کہ یہ چند کلمات جنہیں "انسان العین فی مشائخ الحرمین" کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ حرمین شریفین کے بعض ان مشائخ صوفیاء اور علماء محدثین کے حالات پر مشتمل ہیں جن سے اس فقیر کو سلسلہ خرقہ صوفیاء اور اسناد حدیث پہنچی ہیں۔ جزاہم اللہ تعالیٰ عنی خیر الجزاء

شیخ احمد شناوی

آپ علی بن عبد القدوس بن محمد عباس شناوی کے فرزند ہیں۔ آپ کے آباؤ اجداد کبار اولیاء سے ہوتے ہیں۔ شیخ عبدالوہاب شعرانی نے ان کے کچھ حالات قلمبند کئے ہیں۔ آپ علم شریعت اور طریقت کے جامع تھے۔ آپ نے علم حدیث شمس رملی، اپنے والد سید غضنفر اور شیخ محمد بن ابی الحسن سے حاصل کیا اور اپنے والد سے خرقہ خلافت حاصل کیا۔ ان کے بعد سید صبغۃ اللہ کی صحبت کا التزام کیا اور ان سے بھی خرقہ خلافت پہنا اور انکی صحبت میں درجات عالیہ کو پہنچے اور ان سے خلافت حاصل کی اور سالکین کی تربیت کے لئے ان سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا۔

لوکان الشعراوی حیاما وسعہ الا اتباعی (اگر شعراوی زندہ ہوتے تو ان کیلئے بھی میری اتباع کے بغیر چارہ کار نہ ہوتا) انہوں نے فرمایا عہدنا یحفظ وان لم یحفظ کاتب حروف کہتا ہے کہ متاخرین اہل حرمین کی اصطلاح میں قبول بیعت اخذ عہد کو کہتے ہیں یعنی جب بھی مشائخ صوفیہ اس کی بیعت قبول کرتے ہیں اس طریقہ کے مشائخ کی برکت زندہ ہوں یا گذشتہ کی برکات اس کے شامل حال ہو جاتی ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ لا یدخل النار

من رآنی ورای من رآنی الی یوم القیمة (وہ شخص دوزخ میں داخل نہیں ہوگا جس نے مجھے دیکھا یا اس کو دیکھا جس نے مجھے دیکھا یہ سلسلہ قیامت کے دن تک رہے گا) کہتے ہیں کہ ایک روز اپنے حجرہ میں سوئے ہوئے تھے کہ آپ نے ایک گرگٹ کو دیوار پر جاتے ہوئے دیکھا۔ حکم شرعی کے مطابق اسے مارنا چاہا مگر شہود وحدت نے اس خیال کو کمزور کر دیا پھر اسے مارنا چاہا پھر شہود وحدت نے اس خیال کو مضمحل کر دیا خلاصہ کلام یہ کہ ان دو خیالات میں متردد ہو گئے۔ آخر کار شرعی حکم کی اتباع کا مصمم ارادہ کر کے ایک پتھر اس کی طرف ملا۔ اتفاقاً نشانہ خطا ہو گیا اور گرگٹ بھاگ گیا۔ بہت خوش ہوئے اور کہا الحمد للہ الذی جمع لنا بین الامرین۔ شیخ احمد قشاشی نے اس حکایت کے بعد کہا اگر میں وہاں ہوتا تو ہرگز توقف نہ کرتا اور اس گرگٹ کا سر پتھر سے کچل دیتا۔

کاتب حروف کہتا ہے کہ قشاشی کی مراد اس سے یہ تھی کہ وحدت حقیقت میں ایسے طریقہ سے واقع ہے کہ کثرت اور اس کے احکامات سے کوئی منافات نہیں رکھتی۔ اگرچہ پانی اور آگ وجود میں ایک ہوں لیکن جب ہر ایک ایک خاص فیض کا منبع ہو گئی اور خاص استعداد کا مظہر ہو گئی پانی آگ سے معدوم ہو جاتا اور آگ پانی سے بجھ جاتی ہے۔ شرع کا حکم ان احکام کثرت میں ضبط ارتباط ہے اور شہود کامل یہ ہے کہ وہ وحدت کثرت کی مزاحم نہ ہو اور نہ ہی کثرت وحدت کی مزاحمت کرے ؎

چو بے رنگی اسیر رنگ شد　　موسوی با عیسوی در جنگ شد

آپ ۱۰۷۱ھ میں فوت ہوئے اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔

شیخ احمد قشاشیؒ

آپ محمد بن یونس القشاشی المعروف بعبد النبی ابن شیخ احمد الدجانی کے فرزند تھے دجانہ (تخفیف جیم) بیت المقدس کے مواضع میں سے ایک موضع ہے۔ شیخ احمد دجانی اسی بستی کے بہت بزرگ آدمی تھے شیخ عبد الوہاب نے طبقات میں ان کے حالات لکھے ہیں۔ اور شیخ یونس کو عبد النبی اس لئے کہتے ہیں کہ وہ لوگوں کو اجرت دے کر مسجد میں بٹھاتے تاکہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں۔ قشاشی اس لئے کہتے ہیں کہ اپنے آپ کو چھپانے کے لئے مدینہ منورہ میں قشاشہ فروشی کرتے تھے اور قشاشہ پرانی بیکار گری پڑی چیزوں کو کہتے ہیں۔ جیسے